بسم الله الرحمن ا لرحیم

قال اللہ تعالیٰ :لَعۡنَتَ اللّٰهِ عَلَی الۡکٰذِ بِیۡنَ

جھوٹوں پر اللہ کی لعنت

اپریل فول منانا کیسا ہے؟

از قلم

الفقیر تاج محمد قادری واحدؔی

مقام رضا گائے ڈیہہ پوسٹ چمروپور تحصیل اترولہ ضلع بلرام پور

ناشر

واحدی کتب خانہ

پُرَینہ، چمروپور روڈ ''جگدیوا'' اترولہ، بلرام پور

9984820639

نام کتاب	:	اپریل فول منانا کیسا ہے؟
ازقلم	:	الفقیر تاج محمد قادری واحدؔی بلرام پوری
نظرثانی	:	حضرت علامہ مولانا محمد غزالی صاحب قبلہ مصباحؔی
		استاذ دارالعلوم اہل سنت حشمت الرضا جھلیہا
کمپیوزنگ	:	واحدی کمپیوٹر 9984820639
سن اشاعت	:	۱۴۳۸ھ مطابق ۲۰۱۷ء
تعداد	:	گیارہ سو (۱۱۰۰)

ملنے کے پتے

☆ نورانی بک ایجنسی اترولہ ضلع بلرام پور

☆ نظامی بک ڈپو ڈمریاگنج، ضلع سدھارتھ نگر

☆ اشرفی کتاب گھر پیہر بازار ضلع بلرام پور

☆ واحدی کتب خانہ پرینہ چمروپور روڈ ''جگدیوا''

﴿فہرست مضامین﴾

١	شرف انتساب	٤
٢	نذرانۂ عقیدت	٥
٣	نظر ثانی	٦
٤	نگاہ اولین	٧
٥	ابتدا	١٠
٦	افریل فول کیوں منایا جاتا ہے؟	١٢
٧	اپریل فل منانا کیسا ہے؟	١٣
٨	انبیائے کرام علیہم السلام کی توہین کفر ہے	١٣
٩	یہودیوں کی پیروی کرنا کیسا ہے؟	١٧
١٠	جھوٹ بولنا کیسا ہے؟	٢٠
١١	استہزا کرنا کیسا ہے؟	٢٥
١٢	وعدہ کے خلاف کرنا کیسا ہے؟	٢٦

﴿شرف انتساب﴾

١) پیران پیر، دستگیر، روشن ضمیر، قطب ربانی شہباز لامکانی، محبوب سبحانی، سیّدنا شیخ **عبد القادر** جیلانی بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

٢) تارک السلطنت، حضرت سیّد سلطان **مخدوم اشرف** جہانگیر سمنانی ثم کچھوچھوی رضی اللہ عنہ

٣) سند الکاملین، قطب الواصلین، سلطان العارفین، سراج السالکین، عارف باللہ، جامع شریعت وطریقت، حضرت علامہ الشاہ سیّد میر **عبد الواحد** بلگرامی رضی اللہ عنہ

٤) مجدد دین وملت، امام عشق ومحبت سیدی سرکار اعلیٰ حضرت **امام احمد رضا خان** قادری محدث بریلوی رضی اللہ عنہ۔

☆☆☆☆☆

﴿نذرانہ عقیدت﴾

۷۸۶

پیر طریقت رہبر اراہ شریعت شہزادۂ طاہر ملت حضور سیدی ومرشدی

سید **سہیل میاں** صاحب قبلہ نائب سجادہ نشین خانقاہ

واحدیہ طیبیہ وسربراہ اعلی دار العلوم واحدیہ طیبیہ محلّہ سلہاڑا

بڑی مسجد بلگرام شریف (ہردوئی)

گر قبول افتد زہے عز وشرف

سگ بلگرام

الفقیر **تاج محمد** قادری واحدی

گائے ڈیہہ اترولہ ضلع بلرام پور (یوپی)

﴿نظر ثانی﴾

ناشر مسلک اعلیٰ حضرت حضرت علامہ مولانا محمد غزالی صاحب قبلہ مصباحی

استاذ دار العلوم اہلسنت حشمت الرضا جھلیہا اترولہ بلرام پور

حامدا ومصلیاً. آج اس دور پرفتن میں مسلم نوجوان یہود ونصاریٰ کے تہذیب وتمدن پر فریفتہ نظر آرہے ہیں اووران کے تمام افعال کو اپنانے کی ہر ممکن کوشش کرتے ہیں حالانکہ ان کو معلوم نہیں کہ ان کے تہذیب وتمدن کو اپنانے کی وجہ سے ہم کتنی ہلاکتوں سے دوچار ہونے والے ہیں اور ہم پر کس قدر تباہیاں مسلط ہونے والی ہیں اور ان کے افعال قبیحہ کو اپنانے کی وجہ سے ہم کس طرح گناہوں کے دلدل میں دھنستے ہوئے چلے جارہے ہیں ان کے انہیں افعال قبیحہ میں سے جن کو ہم اپنا چکے ہیں ''**اپریل فول**'' بھی ہے۔

لہٰذا برادران اسلام کو اپریل فول کی ہلاکتوں سے بچانے کے لئے حضرت مولانا تاج محمد صاحب واحدی زیدہ مجدہٗ نے تمام مصروفیات کے باوجود انتھک کوشش کے ذریعہ اس رسالہ کو ترتیب دیا۔

اللہ رب العزت کی بارگاہ میں دعا ہے کہ مولا کریم ان کی اس کاوش کو مقبول بارگاہ فرمائے اور ملت بیضا کی حنابندی کی مزید توفیق عنایت فرمائے. آمین

بجاہ سید المرسلین علیہ وعلیٰ آلہ وافضل الصلوۃ والتسلیم

محمد غزالی مصباحی عفی عنہ

۴؍جمادی الثانی ۱۴۳۸ھ

﴿نگاہ اولین﴾

آج سے تقریباً پندرہ سو سال پہلے جہالت اس قدر پھیلی ہوئی تھی کہ جھوٹ، دغا بازی، عیاشی وغیرہ عام ہو چکا تھا۔ جھوٹ بولنے کو بہادری اور ہوشیاری کا کام سمجھا جاتا تھا، لیکن جب پیغمبر اسلام شکم آمنہ رضی اللہ عنہا سے دنیا میں تشریف لائے اور چودہ سال کی عمر میں صداقت کا ایسا جھنڈا لہرایا کہ مکہ کے لوگ آپ کو امین وصادق کہنے لگے اور آپ کے نقش قدم پر چلنے لگے پھر جب اعلان نبوت کا حکم ہوا تو آپ ﷺ نے انہیں اللہ کا پیغام سنایا اور فرمایا کہ جھوٹ گناہ کبیرہ ہے جھوٹ بولنے سے بچو کہ جھوٹوں پر اللہ کی لعنت ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مقدس میں ارشاد فرمایا ہے ﴿لَعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ﴾ یعنی جھوٹوں پر اللہ کی لعنت ہے، نیز حدیث شریف میں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ﴿اِذَا كَذَبَ الْعَبْدُ تَبَاعَدَعَنْهُ الْمَلَكُ مِيْلاً مِنْ نَتْنِ مَا جَاءَ بِهٖ﴾ یعنی جب بندہ جھوٹ بولتا ہے تو اس کی بدبو سے (جو اس کے منہ سے آتی ہے) فرشتہ ایک میل دور ہو جاتا ہے۔ (مشکوٰۃ صفحہ ۴۱۳، باب حفظ اللسان والغیبۃ والشتم فصل ثانی)

مگر افسوس صد افسوس کہ آج ہم نبی پاک ﷺ کا کلمہ پڑھتے ہیں اور اپنے آپ کو غلام مصطفیٰ ﷺ کہتے ہیں اس کے باوجود جھوٹ پر جھوٹ بولتے ہیں خصوصاً "**اپریل فول**" منانے میں اور یہ بلا اس قدر پھیل چکی ہے کہ جیسے مئی کے مہینہ میں کسی چیز کو آگ لگی ہو اور بجھنے کا نام نہ لیتی ہو ٹھیک اسی طرح یہ بلا بڑھتی جارہی ہے اور لوگ "**گناہ بے لذت**" میں مبتلا، ہوتے جارہے ہیں۔

حالانکہ یہودیوں کی مشابہت رکھنا ایمان کی ہلاکت کا سبب ہے جیسا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا

﴿مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ﴾ یعنی جو کسی قوم سے مشابہت کرے گا تو وہ انہیں میں سے ہوگا۔ (رواہ ابوداؤد، مشکوٰۃ صفحہ ۳۷۵، کتاب اللباس فصل ثانی)

اور مراۃ المناجیح میں ہے کہ غرق فرعون کے دن سارے فرعونی ڈوب گئے مگر فرعونیوں کا بہروپیہ بچ گیا تو موسیٰ علیہ السلام نے بارگاہ الٰہی میں عرض کی مولیٰ! یہ کیوں بچ گیا؟ فرمایا اس نے یہ تمہارا روپ بھرا ہوا تھا۔

(مراۃ المناجیح جلد ۶ صفحہ ۱۱۵)

معلوم ہوا کہ اچھوں کی مشابہت فائدہ مند اور بخشش کا ذریعہ ہے اور بروں کی مشابہت ہلاکت کا سبب ہے لہذا اس "**گناہ بے لذت**" سے دور رہنا چاہئے اللہ تعالیٰ ہر بندۂ مومن ومؤمنات کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص خلاف شرع دیکھے تو اسے اپنے ہاتھ سے روک دے اور اگر ہاتھ سے روکنے کی قدرت نہ ہو تو زبان سے منع کرے اور اگر زبان سے بھی منع کرنے کی قدرت نہ ہو تو دل سے برا جانے اور یہ سب سے کمزور ایمان ہے۔

(مسلم جلد اول صفحہ ۵۱، باب الامر بالمعروف، مشکوٰۃ ۴۳۶ فصل اول)

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ لوگ جب کوئی خلاف شرع دیکھیں اور اس کو نہ مٹائیں تو عنقریب خدائے تعالیٰ ان کو اپنے عذاب میں مبتلا کرے گا۔

(ابن ماجہ، جلد دوم صفحہ ۲۸۹، باب الامر بالمعروف، مشکوٰۃ ۴۳۶ فصل ثانی)

انہیں احادیث مبارکہ پر عمل کرتے ہوئے میں نے قلم کو سنبھالا حالانکہ میں اس کا اہل نہیں تھا لیکن کچھ لوگوں کی فرمائش نے لکھنے پر مجبور کر دیا بالآخر پیر طریقت، رہبر راہ شریعت، شہزادۂ حضور طاہر ملت، سیدی، مرشدی حضور سید **سہیل میاں** صاحب قبلہ مدظلہ النورانی کی دعاؤں کا سہارا لے کر لکھنا شروع کر

دیا یہاں تک کہ رسالہ ھذا مکمل ہوا۔

میں شکر گزار ہوں استاذ المکرّم والمحترم صوفی باصفا عالی وقار ماسٹر رحمت اللہ صاحب قبلہ آسوی کا جنھوں نے بچپن سے فقیر کی پرورش کر کے اس لائق بنایا اور اپنی دعاؤں سے نوازتے رہے۔

اور شکر گزار ہوں حضرت علامہ مولانا محمد غزالی صاحب قبلہ مصباحی کا کہ حضرت نے رسالہ ھذا کی نظر ثانی کر کے اور کلمات خیر تحریر کر کے اسے زینت بخشا

اور شکر گزار ہوں حضرت علامہ مولانا مفتی غلام رضا صاحب قبلہ رضوی کا جنھوں نے اپنے بہترین مشوروں سے نوازا۔

اور شکر گزار ہوں عزیزم حافظ غلام شبیر رضا سلمہٗ کا جنھوں نے قرآن کی آیت مقدسہ کو حاصل کرنے میں میری بھرپور مدد کی۔

اور شکر گزار ہوں مخیّر قوم ملت عالی جناب سیٹھ صابر علی صاحب کا جو ہر موقع پر تعاون فرماتے رہے۔

آخر میں اہل علم حضرات سے گزارش ہے کہ رسالہ ھذا میں کوئی غلطی نظر آئے تو ''**واحدی کتب خانہ**'' کو اطلاع دیکر شکریہ کا موقع دیں۔

مولیٰ کریم کی بارگاہ میں دعا ہے کہ جنھوں نے میری مدد کی یا رسالہ ھذا میں کسی قسم کا تعاون کیا اللہ تعالیٰ ان سبھی حضرات کے علم و عمر میں برکتیں عطا فرمائے اور اجر عظیم و رزق حلال عطا فرما۔ آمین بجاہ حبیبہ الکریم و سید المرسلین

دعا گو

الفقیر **تاج محمد** قادری واحدی اترولوی غفرلہٗ

۵ ربیع الاول ۱۴۳۸ھ مطابق ۵ دسمبر ۲۰۱۶ء بروز پیر

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہِ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاھِرِیْنَ وَاَصْحَابِہِ الْاَکْرَمِیْنَ الْاَفْضَلِیْنَ اَلَا جْمَعِیْنَ ۔

اما بعد!

آج کل مسلمانوں کی حالت دن بدن بگڑتی جارہی ہے فیشن پرستی اور اغیار کی تقلید میں نت نئی برائیاں مسلم معاشرے میں پھیلتی جارہی ہیں انہیں برائیوں میں سے ایک اہم برائی ''**اپریل فول**'' بھی ہے کہ یہ ایک خالص مغربی اور غیر اسلامی طریقہ ہے۔

اپریل فول یعنی ہر سال اپریل کے مہینے کی پہلی تاریخ کو ایک دوسرے کو بیوقوف بنایا جاتا ہے، جھوٹ بول کر موج مستی کی جاتی ہے، فریب اور دغا سے کام لیا جاتا ہے، وعدہ کے خلاف کیا جاتا ہے مثلاً اپنے دوست کو فون کر کے بتانا کہ آپ کے گھر میں آگ لگ گئی ہے یا آپ کے بیٹے کی طبیعت خراب ہے، یا آپ فلاں مقام پر آکر ملیں میں آپ کا انتظار کر رہا ہوں حالانکہ نہ تو کسی کی طبیعت خراب ہوتی ہے اور نہ ہی اور کوئی حادثہ ہوتا ہے اور نہ ہی جس جگہ بلایا جاتا ہے وہاں ملاقات ہوتی ہے بلکہ بعد میں بتایا جاتا ہے کہ ''**اپریل فول**'' منا کر میں نے آپ سے مذاق کیا ہے جب کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ کا فرمان عالی شان ہے ﴿**وَالَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ بِغَیْرِ مَا اکْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُھْتَانًا وَّ اِثْمًا مُّبِیْنًا**﴾ اور جو ایمان والے مردوں اور عورتوں کو بے کئے ستاتے ہیں انھوں نے بہتان اور کھلا گناہ اپنے سر لیا۔ (پارہ ۲۲ رسورہ احزاب ۵۸)

اور مشکوۃ میں حضرت سفیان بن اسد حضرمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

فرماتے ہیں میں نے رسول کریم ﷺ کو فرماتے سنا کہ بری خیانت یہ ہے کہ تو اپنے بھائی سے کوئی بات کرے جس میں وہ تجھے سچا سمجھتا ہو اور تو اس میں جھوٹا ہے۔ (مشکوۃ صفحہ ۴۱۲، باب حفظ اللسان والغیبۃ والشتم فصل ثانی)

اور بعض جگہوں پر نو جوان ایسا بھی کرتے ہیں کہ پانچ، دس روپیے کے سکے میں fevi queqe (گوند) لگا کر سڑک پر چپکا دیتے ہیں اور جب کوئی اسے اٹھانا چاہتا ہے تو اس کا مذاق اڑاتے ہیں یا پھر دس، بیس کے کاغذ والے نوٹ میں باریک دھاگا باندھ کر سڑک پر رکھ دیتے ہیں اور جب کوئی اسے اٹھانا چاہتا ہے تو دھاگے کو اپنی جانب کھینچ کر مذاق اڑاتے ہیں گویا یہ ایک قسم کا لہو ولعب ہے حالانکہ لہو ولعب کے متعلق ہم سب کا پروردگار فرماتا ہے ﴿وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِىْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ ☆ وَّيَتَّخِذَهَا هُزُوًا ☆ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ﴾ اور کچھ لوگ کھیل کی باتیں خریدتے ہیں کہ اللہ کی راہ سے بہکا دیں بے سمجھے اور اسی ہنسی بنالیں انکے لئے ذلت کا عذاب ہے۔ (پارہ ۲۱ سورہ لقمان ۶)

اور حدیث شریف میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا بندہ بات کرتا ہے اور محض اس لئے کرتا ہے کہ لوگوں کو ہنسائے اس کی وجہ سے جہنم کی اتنی گہرائی میں گرتا ہے جو آسمان و زمین کے درمیان کے فاصلہ سے زیادہ ہے اور زبان کی وجہ سے جتنی لغزش ہوتی ہے وہ اس سے کہیں زیادہ ہے جتنی قدم سے لغزش ہوتی ہے۔ (بیہقی)

پہلے یورپ، امریکہ، اور دیگر ممالک میں لوگ ''اپریل فول'' بڑی دھوم دھام سے مناتے تھے اور ایک دوسرے کو بیوقوف بنا کر لطف اندوز ہوتے تھے پھر ہمارے ملک کے بڑے بڑے شہروں میں بھی ''اپریل فول'' منانے کا رواج شروع ہوا بعد میں موبائل کی کثرت کی وجہ سے دیہاتوں میں بھی یہ بلا نازل

ہونے لگی۔

افسوس کی بات ہے کہ کفار و مشرکین کی طرح اب مسلمانوں میں بھی ''اپریل فول'' منانے کا رواج بڑھتا جا رہا ہے ماڈرن گھرانے کے مسلمان بھی جھوٹ بول کر ایک دوسرے کو بیوقوف بنا کر خوب موج مستی کرتے ہیں اور زور دار قہقہہ لگاتے ہیں۔

کیا ہو گا سرکار غلاموں کو تمہارے اغیار کے فیشن کی نحوست نہیں جاتی

جب موبائل عام نہیں ہوا تھا تو یہ بلا ''اپریل فول'' منانا بھی مسلمانوں میں عام نہیں ہوئی تھی بعض لوگ اس معصیت میں مبتلا تھے اسکول اور کالج میں پڑھنے والے مسلم لڑکے اور لڑکیاں ہی ''اپریل فول'' منانے میں دلچسپی رکھتے تھے مگر اب صورت حال بالکل مختلف ہے موبائل کیا آیا مصیبت آ گئی، موبائل کی کثرت اور اسکا استعمال عام ہونے کی وجہ سے اب ''اپریل فول'' منانے کا رواج بھی مسلمانوں میں عام ہوتا جا رہا ہے موبائل کے ذریعہ مسلمان بڑی آسانی کے ساتھ اس ''گناہ بے لذت'' میں مبتلا ہو رہے ہیں۔

اپریل فول کیوں منایا جاتا ہے؟

''اپریل فول'' یہودی خاص طور سے مناتے ہیں اس لئے کہ اپریل کی پہلی تاریخ کو یہودیوں نے اللہ کے جلیل القدر پیغمبر حضرت عیسی علیہ السلام کو ستایا تھا اور طرح طرح سے آپ کا مذاق اڑایا تھا۔ صدیاں گزر جانے کے باوجود بھی یہودی ایک دوسرے کو بے وقوف بنا کر اور مذاق اڑا کر اس واقعہ کی یاد تازہ کرتے ہیں۔ نعوذ باللہ من ذٰلک (موبائل فون کے ضروری مسائل صفحہ ۹۳)

اپریل فول منانا کیسا ہے؟

"اپریل فول" خواہ موبائل فون کے ذریعہ منایا جائے یا بغیر موبائل کے سراسر ناجائز و حرام ہے اور اگر یہ نیت ہو کہ اللہ کے نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مذاق اڑایا گیا تھا اس لئے ہم کر رہے ہیں تو یہ کھلا ہوا کفر ہے۔

یاد رہے کہ "اپریل فول" منانے میں عموماً پانچ (۵) قسم کے گناہ صادر ہوتے ہیں۔ (۱) اللہ کے جلیل القدر پیغمبر حضرت عیسی علیہ السلام کی شان میں توہین کرنا (۲) یہود و نصاریٰ کی پیروی کرنا (۳) جھوٹ بولنا (۴) مذاق اڑانا (۵) وعدہ کے خلاف کرنا۔

اب ہم ان پانچوں گناہوں کی وعید کو قرآن و احادیث کی روشنی میں بیان کرتے ہیں بغور ملاحظہ فرمائیں۔

انبیائے کرام علیہم السلام کی شان میں توہین کرنا کفر ہے

برادران اسلام! "اپریل فول" منانا گویا اللہ کے جلیل القدر پیغمبر حضرت عیسی علیہ السلام کا مذاق اڑانا ہے اور آپ کی شان میں گستاخی کرنا ہے حالانکہ کسی بھی پیغمبر کی شان میں ادنیٰ سی گستاخی کرنا کفر ہے جیسا کہ فقہ کی مشہور و معروف و معتمد کتاب فتاوی عالمگیری میں ہے کہ جو انبیائے کرام علیہم السلام کے بال شریف کو "بلوا" تصغیر کے صیغے کے ساتھ کہہ دے تو وہ کافر ہو جائے گا۔

بیان کیا جاتا ہے کہ جب یہودیوں نے یہ طے کیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو پھانسی دے دی جائے اور انھوں نے پھانسی کا تختہ بھی کھڑا کر لیا تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام روپوش ہو گئے ان کے حوارین میں "یہوذا" نامی ایک منافق تھا اس نے نشاندہی کی یہودیوں نے اس مکان کو جس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام

تھے گھیر لیا یہوذا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ تھا، حضرت جبرئیل امیں ہمیشہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ رہتے تھے وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر لے کر چلے گئے اور یہوذا کی شکل حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مثل کر دی گئی یہودی اس کو پکڑ لے گئے اور پھانسی دے دی۔ (نزہۃ القاری جلد سوم ص ۵۴۸)

حضرات محترم! مذکورہ واقعہ سے معلوم ہوا کہ اللہ کے جلیل القدر پیغمبر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان میں گستاخی کرنے کے سبب اللہ نے یہوذا کو انہی یہودیوں سے ہلاک کرا دیا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بحفاظت آسمان پر اٹھا لیا۔

اور نزہۃ المجالس میں ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام بچوں کے ساتھ جب کبھی بیٹھتے تو انہیں گھر میں پوشیدہ چیزوں کو بتا دیا کرتے لڑکے اپنے والدین سے ان اشیاء کا مطالبہ کرتے کہ فلاں فلاں چیزیں کہاں ہیں والدین ان سے کہتے تجھے کیسے خبر ہوئی وہ کہتے ہمیں حضرت عیسی علیہ السلام نے خبر دی ہے لوگوں نے اپنے لڑکوں کو حضرت عیسی علیہ السلام کے پاس آنے سے روکا جب بضد ہوئے تو ان تمام کو ایک مکان میں بند کر دیا حضرت عیسی علیہ السلام آئے اور لوگوں سے لڑکوں کی بابت پوچھا اور فرمایا کہ اس مکان میں کیا ہے لوگ کہنے لگے اس گھر میں تو سوائے بندروں اور خنزیروں کے کچھ نہیں آپ نے فرمایا اچھا پھر ایسا ہی ہوگا لوگوں نے مکان کا دروازہ کھولا تو تمام لڑکے بندر اور سور بن چکے تھے۔ العیاذ باللہ
(نزہۃ المجالس مترجم جلد دوم صفحہ ۴۴۷)

محترم حضرات! آپ نے دیکھا کہ سیدنا عیسی علیہ السلام کا وہ مقام ہے کہ آپ کے پاس بچوں کو آنے سے روکا گیا اور آپ سے جھوٹ بولا گیا تو آپ کی بدعا سے اللہ نے انہیں بندر اور سور بنا دیا۔ استغفر اللہ

لہٰذا انبیائے کرام علیہم السلام کی شان میں گستاخی کرنے سے بچو ورنہ ایمان سے محروم ہو جاؤ گے۔ اس طرح قرآن مقدس میں کئی آیات کریمہ ہیں جن

سے یہ ظاہر ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام کی شان میں توہین کرنے والے کافر ہو گئے اور ان کا ایمان برباد ہو گیا جیسا کہ تفسیر خزائن العرفان میں ہے کہ غزوۂ تبوک میں جاتے ہوئے منافقین کے تین نفروں میں سے دو رسول کریم ﷺ کی نسبت تمسخرا کہتے تھے کی ان کا (نبی کریم ﷺ کا) خیال ہے کہ یہ روم پر غالب آجائیں گے کتنا بعید خیال ہے اور ایک نفر بولتا تو نہ تھا مگر ان باتوں کو سن کر ہنستا تھا حضور ﷺ نے ان کو طلب فرما کر ارشاد فرمایا کہ تم ایسا ایسا کہہ رہے تھے انہوں نے کہا کہ ہم راستہ کاٹنے کے لئے ہنسی کھیل کے طور پر دل لگی کی باتیں کر رہے تھے، اس پر آیت کریمہ نازل ہوئی ﴿قُلْ اَبِا للّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ وَرَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ ☆ لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ﴾ تم فرماؤ کیا تم اللہ اور اس کی آیتوں اور اس کے رسول سے ہنستے ہو. بہانے نہ بناؤ تم کافر ہو چکے مسلمان ہو کر۔

(پارہ ۱۰/سورہ توبہ ۶۵/۶۶)

اور دوسرے مقام پر ارشاد باری تعالی ہے ﴿وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ﴾ اور جو اللہ کے رسول کو ایذا دیتے ہیں انکے لئے دردناک عذاب ہے۔ (پارہ ۱۰ سورہ توبہ ۶۱)

اور فرماتا ہے ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِيْنًا﴾ بے شک جو ایذا دیتے ہیں اللہ اور اسکے رسول کو ان پر اللہ کی لعنت ہے دنیا اور آخرت میں اور اللہ نے ان کے لیے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔ (پارہ ۲۲ سورہ احزاب ۵۷)

حضرات محترم! بعض لوگ اس طرح کے گناہ کرتے رہتے ہیں اور انہیں دنیاوی تکلیف نہیں پہونچتی پھر ان کے دل میں یہ خیال آتا ہے کہ میں جو کرتا ہوں یہی بہتر ہے اگر یہ بہتر نہ ہوتا تو کوئی نہ کوئی پریشانی ضرور آتی، حالانکہ ایسا نہیں ہے کہ جب کوئی تکلیف نہ پہونچے تو یہ گمان کیا جائے کہ یہ کام بہتر ہے اس لیے کہ

اللہ تبارک وتعالی بعض کو دنیا میں سزا دیتا ہے اور بعض کو آخرت کے عذاب میں مبتلا کرے گا جیسا کہ قرآن مجید والفرقان حمید میں ہے کہ فرعونیوں نے موسی علیہ السلام کی تکذیب کی تو اللہ نے انہیں ڈھیل دی پھر عذاب آخرت میں مبتلا فرمایا چنانچہ فرماتا ہے ﴿وَكُذِّبَ مُوْسٰى فَاَمْلَيْتُ لِلْكٰفِرِيْنَ ثُمَّ اَخَذْتُهُمْ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ﴾ اور موسیٰ (علیہ السلام) کی تکذیب ہوئی تو میں نے کافروں کو ڈھیل دی پھر انہیں پکڑا تو کیسا ہوا میرا عذاب۔ (پارہ ۱۷/سورہ حج ۴۴)

لہٰذا انبیائے کرام علیہم السلام کی شان میں گستاخی کرنے سے پرہیز کرو بلکہ انکی تعظیم وتوقیر کرو کہ یہی مدار نجات ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے ﴿وَاٰمَنْتُمْ بِرُسُلِيْ وَعَزَّرْتُمُوْهُمْ وَاَقْرَضْتُمُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا لَّاُكَفِّرَنَّ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَلَاُدْخِلَنَّكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ﴾ اور میرے رسولوں پر ایمان لاؤ اور ان کی تعظیم کرو اور اللہ کو قرض حسن دو بے شک میں تمہارے گناہ اتار دونگا اور ضرور تمہیں باغوں میں لے جاؤں گا جن کے نیچے نہریں رواں ہیں۔ (پارہ ۶/سورہ مائدہ ۱۲)

اور فرماتا ہے ﴿لِتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ ☆ وَتُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا﴾ اے لوگو! تم اللہ اور اس کے رسول (جل جلالہ و ﷺ) پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم وتوقیر کرو اور صبح وشام اللہ کی پاکی بولو۔

(پارہ ۲۶/سورہ فتح ۹)

اے پیارے مصطفیٰ ﷺ کے شیدائیو! یہ تصور کبھی ہرگز نہ کرنا کہ ہم تو نبی کریم ﷺ کا کلمہ پڑھتے ہیں ہمیں عیسیٰ علیہ السلام سے کیا تعلق وہ تو عیسائیوں کے پیغمبر ہیں بلکہ یہ عقیدہ رکھنا کہ سب انبیائے کرام علیہم السلام ادب وتعظیم میں برابر ہیں اور ہمیں سب پر ایمان رکھنا لازم ہے پھر جو ایسا کیا یعنی سب انبیائے کرام سے محبت رکھا اور ان کی تعظیم کی تو بیشک وہ اجر عظیم کا مستحق ہے کیونکہ فرمان

حق تعالیٰ ہے ﴿وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰہِ وَرُسُلِہٖ وَلَمْ یُفَرِّقُوْا بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْھُمْ اُولٰٓئِکَ سَوْفَ یُؤْتِیْھِمْ اُجُوْرَھُمْ ☆ وَکَانَ اللّٰہُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا﴾ اور وہ جو اللہ اور اس کے سب رسولوں پر ایمان لائے اور ان میں سے کسی پر ایمان میں فرق نہ کیا انہیں عنقریب اللہ انکے ثواب دیگا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ (پارہ ٦ رنساء ١٥٢)

یہودیوں کی پیروی کرنا کیسا ہے؟

"**اپریل فول**" منانا یہودیوں کی پیروی کرنا ہے حالاں کہ یہودیوں کی پیروی ناجائز وحرام ہے اور ان کی پیروی کرنا ہمارے لیے ہلاکت کا سبب ہے جیسا کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ایک شخص آیا عرض کیا یارسول اللہ! اس شخص کے بارے میں کیا فرماتے ہیں جو کسی قوم سے محبت کرے اور ان سے ملا نہ ہو؟ تو نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ وہ اس کے ساتھ ہوگا جس سے محبت کرے۔

(مشکوۃ صفحہ ٤٢٥ رباب الحب فی اللہ ومن اللہ فصل اول)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) قیامت کب آئے گی؟ حضور ﷺ نے فرمایا افسوس تجھ پر تو نے اس کے لیے کیا تیاری کی ہے؟ انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ! میں نے کوئی تیاری نہیں کی بجز اس کے کہ میں اللہ ورسول (جل جلالہ و ﷺ) سے محبت کرتا ہوں تو حضور ﷺ نے فرمایا ﴿اَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ﴾ یعنی تو اس کے ساتھ ہوگا جس سے تجھے محبت ہے۔

(متفق علیہ، مشکوۃ فصل اول صفحہ ٤٢٦ رباب الحب فی اللہ ومن اللہ فصل اول)

اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم

ﷺ نے فرمایا ﴿اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ﴾ یعنی انسان اسی کے ساتھ ہوگا جس سے وہ محبت کرے۔ (ایضاً فصل ثانی)

اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ﴿مَنْ تَشَبَّہَ بِقَوْمٍ فَھُوَ مِنْھُمْ﴾ یعنی جو کسی قوم سے مشابہت کرے گا تو وہ انہیں میں سے ہوگا۔ (رواہ ابوداؤد، مشکوٰۃ صفحہ ٣٧٥، کتاب اللباس فصل ثانی)

ان احادیث طیبہ سے ثابت ہوا کہ جب کوئی بندہ کسی بندے سے یا قوم سے محبت کرے (انکی پیروی کرے) تو اس کا حشر اسی کے ساتھ ہوگا اگرچہ ان سے ملا نہ ہو، انہیں دیکھا نہ ہو۔

اور اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ آدمی جس حال پر مرتا ہے اسی پر اٹھتا ہے۔

اے پیارے مصطفیٰ ﷺ کے غلامو! "**اپریل فول**" منانے سے بچو کہیں ایسا نہ ہو کہ تم یہودیوں کی مشابہت کرکے "**اپریل فول**" منانے میں لگے رہو اور تمہاری روح قفص عنصری سے پرواز کر جائے تو سوچو کہ کس طرح بروز محشر حضور علیہ السلام سے کہوگے کہ یارسول اللہ ﷺ

سب نے صف محشر میں للکار دیا ہم کو — اے بے کسوں کے آقا اب تیری دہائی ہے

اور شاعر کہتا ہے۔

نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم — نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے رہے

لہٰذا ان خرافاتوں سے دور رہو اور یہود ونصاریٰ ومشرکین کی پیروی کرنے کے بجائے ان کی مخالفت کرو جیسا کہ احادیث طیبہ میں وارد ہے۔

(۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے عاشورے کے دن کا روزہ رکھا اور اس کے روزے کا حکم دیا تو صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ! یہ وہ دن ہے جس کی یہودی تعظیم کرتے ہیں (یعنی

اگر ہم بھی عاشورے کی تعظیم کریں گے تو اہل کتاب (یہود ونصاریٰ) سے مشابہت ہو جائے گی اور یہود ونصاریٰ سے مشابہت اسلام میں حرام ہے؟) تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر ہم سال آئندہ زندہ رہے تو نویں محرم کا بھی روزہ رکھیں گے (یعنی ان کی مخالفت کریں گے اور یہود ونصاری کی مشابہت سے بچ جائیں گے)۔(مشکوۃ ص ۱۷۸، باب وصیام التطوع فصل اول)

(۲) حضرت عبداللہ بن عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور پرنور سید عالم ﷺ نے فرمایا مشرکوں کے خلاف کرو مونچھیں خوب پست کرو اور داڑھیاں کثیر ووافر رکھو۔ (بخاری جلد دوم صفحہ ۸۷۵، مسلم جلد اول صفحہ ۱۲۹)

(۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور پرنور سید عالم ﷺ نے فرمایا مونچھیں کترواؤ اور داڑھیاں بڑھنے دو آتش پرستوں کے خلاف کرو۔

(مسلم ایضا)

(۴) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ حضور پرنور سید عالم ﷺ نے مجوسیوں کا ذکر فرمایا کہ وہ اپنی مونچھیں بڑھاتے ہیں اور ڈاڑھیاں مونڈتے ہیں تم ان کے خلاف کرو۔ (السنن الکبریٰ جلد اول صفحہ ۱۵۱)

اور ایک موقع پر اللہ کے پیارے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم ضرور اپنے سے پہلے لوگوں کی قدم بہ قدم پیروی کرو گے یہاں تک کہ وہ اگر گوہ (چھپکلی سے ملتا جلتا ایک جانور ہے اس) کے سوراخ میں گھس جائیں گے تو تم بھی ان کی پیروی میں گھس جاؤ گے صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ان "پہلے کے لوگ" سے مراد یہود ونصاری ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا اور کون؟ (یعنی ہاں وہی مراد ہیں)۔ (بخاری جلد اول کتاب الاعتصام ص ۱۰۸۸)

حضرات محترم! اس حدیث پاک سے بالکل ظاہر ہے کہ یہود ونصاری جو بھی طریقہ اختیار کریں گے ان کی پیروی میں بعض مسلمان بھی وہی طریقہ اپنا

ئیں گے۔ ٹھیک وہی ہو رہا ہے کہ یہود ونصاری ایک زمانہ سے **"اپریل فول"** منا رہے ہیں تو یہود ونصاری کی تقلید کرتے ہوئے اب مسلمان بھی **"اپریل فول"** بڑے زور وشور سے منانے لگے ہیں۔

سچ فرمایا تھا نبی کریم ﷺ نے کہ اگر یہود ونصاری گوہ کے سوراخ میں گھس جائیں گے تو تم بھی ان کی پیروی کرتے ہوئے گوہ کے سوراخ میں گھس جاؤ گے آج کا مسلمان ٹھیک اس حدیث کی عملی تفسیر اور ظاہری نمونہ بنا ہوا ہے۔

افسوس کی بات یہ ہے کہ کفار ومشرکین یہود ونصاری مسلمانوں کی سیرت وصورت اور تہذیب و معاشرت نہیں اختیار کرتے اور ہم مسلمان ہو کر یہود ونصاری کی صورت وسیرت اپنانے کے ساتھ، ساتھ انکی تہذیب اور معاشرت بھی اختیار کرتے چلے جا رہے ہیں یہ ایمان کی کمزوری نہیں تو اور کیا ہے۔

اللہ تعالی اپنے پیارے حبیب نبی کریم ﷺ کے صدقہ وطفیل ہر مسلمان مرد وعورت کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیں یہود ونصاریٰ کی پیروی سے محفوظ رکھے اور اغیار کے فیشن سے بچائے۔ آمین ثم آمین

جھوٹ بولنا کیسا ہے؟

"اپریل فول" منانے میں جھوٹ بھی بولنا پڑتا ہے جو کہ آیات قرآنیہ واحادیث نبویہ کے خلاف اور ناجائز وحرام ہے۔

جھوٹ ایسی بری چیز کہ ہر مذہب والے اس کی برائی کرتے ہیں تمام ادیان میں یہ حرام ہے اسلام نے اس سے بچنے کی بہت تاکید کی ہے قرآن و احادیث میں بہت مواقع پر اس کی مذمت فرمائی گئی ہے جیسا کہ قرآن مقدس میں ہے ﴿لَعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ﴾ یعنی جھوٹوں پر اللہ کی لعنت ہے۔

(پارہ ۳ آل عمران ۶۱)

مگر افسوس صد افسوس کہ لوگ ''**گناہ بے لذت**'' میں مبتلا ہو کر ''**اپریل فول**'' کے نشہ میں آ کر اس قدر جھوٹ بولتے ہیں کہ قرآن واحادیث کو بھول جاتے ہیں یہی نہیں بلکہ جھوٹی قسمیں بھی کھانے لگتے ہیں جب کہ جھوٹی قسم کھانے والوں کے لئے دردناک عذاب ہے جیسا کہ قرآن مقدس میں ہے ﴿**اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ تَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰہُ عَلَیْھِمْ ☆ مَا ھُمْ مِّنْکُمْ وَلَا مِنْھُمْ وَ یَحْلِفُوْنَ عَلَی الْکَذِبِ وَھُمْ یَعْلَمُوْنَ ☆ اَعَدَّ اللّٰہُ لَھُمْ عَذَابًا شَدِیْدًا**﴾ کیا تم نے انہیں نہ دیکھا جو ایسوں کے دوست ہوئے جن پر اللہ کا غضب ہے وہ نہ تم میں سے نہ ان میں سے وہ دانستہ جھوٹی قسمیں کھاتے ہیں اللہ نے ان کے لئے سخت عذاب تیار کر رکھا ہے۔ (پارہ ۲۸/سورہ المجادلہ ۱۴/۱۵)

اور بعض لوگ کفران نعمت کرتے ہیں اور کذب بیانی سے کام لیتے ہیں کہتے ہیں کہ طبیعت خراب ہے کبھی کہتے ہیں کہ گھر میں آگ لگ گئی ہے تو کبھی کہتے ہیں کہ انتقال ہو گیا جب کہ کچھ نہیں ہوتا ہے ایسوں کو تو اپنے رب کی نعمت کا چرچا کرنا چاہیے جیسا کہ فرمان خداوندی ہے ﴿**وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّکَ فَحَدِّثْ**﴾ اپنے رب کی نعمت کا خوب چرچا کرو۔ (پارہ ۳۰/سورہ والضحیٰ ۱۱)

اور دوسری جگہ فرماتا ہے ﴿**فَاذْکُرُوْنِیْٓ اَذْکُرْکُمْ وَاشْکُرُوْا لِیْ وَلَا تَکْفُرُوْنِ**﴾ تو میری یاد کرو میں تمہارا چرچا کروں گا اور میرا حق مانو اور میری ناشکری نہ کرو۔ (پارہ ۲/سورہ بقرہ ۱۵۲)

لیکن افسوس صد افسوس کہ اپنے رب کی نعمتوں کا چرچا کرنے کے بجائے رب پر جھوٹ باندھتے ہیں جب کہ فرمان رب ذوالجلال ہے ﴿**وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰہِ الْکَذِبَ**﴾ اس سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ پر جھوٹ باندھے۔ (پارہ ۲۸ سورہ صف ۷)

دوسرے مقام پر فرماتا ہے ﴿**فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا**﴾

تو اس سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ پر جھوٹ باندھے۔ (پارہ ۱۱/سورہ یونس ۱۷)

اور فرماتا ہے ﴿**فَمَنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰہِ الْکَذِبَ مِنْ بَعْدِ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الظّٰلِمُوْنَ**﴾ تو اسکے بعد جو اللہ پر جھوٹ باندھے تو وہی ظالم ہیں۔ (پارہ ۴/سورہ ال عمران ۹۴)

اے پیارے مصطفیٰ ﷺ کے غلامو! جھوٹ بولنے اور اس کی عادت ڈالنے اور ''**اپریل فول**'' منانے سے باز آجاؤ ورنہ عذاب الٰہی میں گرفتار کیے جاؤ گے جیسا کہ فرمان واحد قہار ہے ﴿**سَیَعْلَمُوْنَ غَدًا مَّنِ الْکَذَّابُ الْاَشِرُ**﴾ بہت جلد کل جان جائیں گے (یعنی عذاب میں مبتلا کئے جائیں گے کہ) کون تھا بڑا جھوٹا اترونا۔ (پارہ ۱۷/سورہ حج ۴۴)

احادیث مبارکہ

(۱) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ صدق کو لازم کر لو کیونکہ سچائی نیکی کی طرف لے جاتی ہے اور نیکی جنت کا راستہ دکھاتی ہے آدمی سچ بولتا رہتا ہے اور سچ بولنے کی کوشش کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ اللہ کے نزدیک صدیق لکھ دیا جاتا ہے، اور جھوٹ سے بچو کیونکہ جھوٹ فجور کی طرف لے جاتا ہے اور فجور جہنم کا راستہ دکھاتا ہے اور آدمی برابر جھوٹ بولتا رہتا ہے اور جھوٹ بولنے کی کوشش کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ کے نزدیک کذاب لکھ دیا جاتا ہے۔ (بخاری ومسلم)

(۲) حضرت بہز بن حکیم رضی اللہ عنہ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا نبی کریم ﷺ نے کہ خرابی ہے اس کے لئے جو بات کرے تو جھوٹ بولے تاکہ اس سے قوم کو ہنسائے اس کے لئے خرابی ہے اس کے لئے خرابی ہے۔ (رواہ الترمذی، مشکوۃ صفحہ ۴۱۲، باب حفظ اللسان والغیبۃ والشتم فصل ثانی)

(۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب بندہ جھوٹ بولتا ہے تو فرشتہ اس سے ایک میل دور ہو جاتا اس بد بو کی وجہ سے جو (اس کے منہ سے) آتی ہے۔ (ایضا صفحہ ۴۱۳)

(۴) حضرت سفیان بن اسد حضرمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے رسول کریم ﷺ کو فرماتے سنا کہ بری خیانت یہ ہے کہ تو اپنے بھائی سے کوئی بات کرے جس میں وہ تجھے سچا سمجھتا ہو اور تو اس میں جھوٹا ہے۔ (ایضاً)

(۵) حضرت صفوان بن سلیم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ سے عرض کیا گیا کہ مومن بزدل ہوسکتا ہے؟ فرمایا ہاں، پھر عرض کیا گیا مومن کنجوس ہو سکتا ہے؟ فرمایا ہاں، پھر عرض کیا گیا مومن جھوٹا ہوسکتا ہے؟ فرمایا نہیں۔
(مشکوۃ صفحہ ۴۱۴، فصل ثالث)

(۶) حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول پاک ﷺ نے فرمایا جھوٹ سے بچو کیونکہ جھوٹ ایمان کے مخالف ہے۔ (امام احمد)

(۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا بندہ پورا مومن نہیں ہوتا جب تک مذاق میں بھی جھوٹ نہ چھوڑ دے۔ (امام احمد)

(۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا بندہ بات کرتا ہے اور محض اس لئے کرتا ہے کہ لوگوں کو ہنسائے اس کی وجہ سے جہنم کی اتنی گہرائی میں گرتا ہے جو آسمان و زمین کے درمیان کے فاصلہ سے زیادہ ہے اور زبان کی وجہ سے جتنی لغزش ہوتی ہے وہ اس سے کہیں زیادہ ہے جتنی قدم سے لغزش ہوتی ہے۔ (بیہقی)

(۹) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ تم لوگ اپنی نفس کی طرف سے میرے لئے چھ چیزوں کے ضامن بن جاؤ میں تمہارے لئے جنت کا ضامن ہوں (۱) جب بات کرو تو سچ کہو (۲) جب

وعدہ کرو تو پورا کرو (۳) جب امین بنائے جاؤ تو ادا کرو (۴) اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو (۵) اپنی نگاہیں نیچی رکھو (۶) اپنے ہاتھ روکو۔ (مشکوۃ صفحہ ۴۱۵)

(۱۰) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا ﴿مَنْ صَمَتَ نَجَا﴾ جو خاموش رہا وہ نجات پایا۔ (ایضا صفحہ ۴۱۳)

(۱۱) حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ سے ملا تو میں نے عرض کیا نجات کا ذریعہ کیا ہے؟ فرمایا کہ اپنی زبان قابو میں رکھو۔ (مشکوۃ صفحہ ۴۱۳، فصل ثانی)

(۱۲) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا انسان کا خاموشی سے ثابت رہنا ساٹھ برس کی عبادت سے افضل ہے۔
(مشکوۃ صفحہ ۴۱۴، فصل ثالث)

ان احادیث طیبہ سے مندرجہ ذیل باتیں معلوم ہوئی

(۱) سچ بولنے والا اور اس کی عادت بنانے والا رب کے نزدیک صدیق لکھا جاتا ہے اور صدیق کا ٹھکانا جنت ہے اور جو جھوٹ بولنے کی عادت بنالیتا ہے رب کے نزدیک وہ کذاب لکھ دیا جاتا ہے اور اسکے لئے سخت عذابوں کی وعید ہے۔

(۲) جھوٹ بول کر ہنسانا جیسا کہ ''اپریل فول'' منانے والے کرتے ہیں ایسے لوگوں کے بارے میں نبی پاک ﷺ نے فرمایا خرابی ہے خرابی ہے (یعنی دردناک عذاب ہے)

(۳) جھوٹ بولنے سے جو بدبو منھ سے نکلتی ہے اس سے فرشتے ایک میل دور ہوجاتے ہیں (یعنی اس سے رحمت دور ہوجاتی ہے اور وہ رحمت سے محروم ہوجاتا ہے)

(۴) جھوٹ بولنا گویا امانت میں خیانت کرنا ہے۔

(۵) مومن جھوٹا نہیں ہوسکتا (یعنی جھوٹ کی عادت بنانا مومن کی شان نہیں)

(۶) جھوٹ بولنا ایمان کو برباد کرتا ہے۔
(۷) مذاق میں بھی جھوٹ بولنا گناہ کبیرہ ہے۔
(۸) لوگوں کو ہنسانے کے لیے بھی جھوٹ بولنا گناہ کبیرہ ہے۔
(۹) سچ بولنا، وعدہ کو پورا کرنا، امانت میں خیانت نہ کرنا، زنا سے بچنا، غیر محرم پر نگاہ نہ ڈالنا، اور کسی کو بلا وجہ ایذا نہ دینا، گویا اپنے آپ کو جنتی بنانا ہے۔
(۱۰) خاموش رہنا فضول باتوں سے بہتر ہے۔
(۱۱) زبان کو قابو میں رکھنا (یعنی جھوٹ اور ہر اس چیز سے پرہیز کرنا جس سے کسی کو تکلیف ہو) نجات کا ذریعہ ہے۔
(۱۲) جھوٹ اور فضول باتوں سے بچنا نفل عبادت سے افضل ہے)

استہزا کرنا کیسا ہے؟

استہزا کرنا یہ بھی جائز نہیں بلکہ اس کی ممانعت آئی اور ٹھٹھا اور مذاق کرنے والے کو جاہل سے تشبیہہ دی گئی ہے جیسا کہ تفسیر خزائن العرفان میں ہے کہ بنی اسرائیل میں عامیل نامی ایک عابد تھا اس کے چچا زاد بھائی نے بطمع وراثت (مال کے وارث بننے کے لالچ میں) اس کو قتل کرکے دوسری بستی کے دروازے پر ڈال دیا اور خود صبح کو اس خون کا مدعی بنا وہاں کے لوگوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے درخواست کی کہ آپ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حقیقت حال ظاہر فرمائے اس پر حکم ہوا کہ ایک گائے ذبح کرکے اس کا کے کسی حصے سے مقتول کو ماریں وہ زندہ ہوکر قاتل کو بتائے گا جیسا کہ قرآن مقدس میں ہے ﴿وَاِذْ قَالَ مُوْسٰی لِقَوْمِهٖ اِنَّ اللّٰهَ یَاْمُرُ اَنْ تَذْبَحُوْا بَقَرَةً﴾ اور جب موسی نے اپنی قوم سے فرمایا خدا تمہیں حکم دیتا ہے کہ ایک گائے ذبح کرو تو قوم نے کہا ﴿قَالُوْا اَتَتَّخِذُنَا هُزُوًا﴾ بولے کہ آپ ہمیں مسخرہ بناتے ہیں (مذاق کرتے ہیں) تو

موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا ﴿اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِیْنَ﴾ خدا کی پناہ کہ میں جاہلوں میں سے ہوں (یعنی مذاق کرنا جاہلوں کا طریقہ ہے اشراف کا طریقہ نہیں) (تفسیر خزائن العرفان پارہ ۱/سورہ بقرہ آیت ۶۷)

اور دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا یَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰۤى اَنْ یَّكُوْنُوْا خَیْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰۤى اَنْ یَّكُنَّ خَیْرًا مِّنْهُنَّ﴾ یعنی اے ایمان والو! نہ مرد مردوں سے ہنسیں (مذاق کریں) عجب نہیں کہ وہ ان ہنسنے والوں سے بہتر ہوں۔ اور نہ عورتیں عورتوں سے (مذاق کریں) دور نہیں کہ وہ ان ہنسنے والیوں سے بہتر ہوں۔
(پارہ ۲۶/سورہ حجرات آیت ۱۱)

حضرات محترم! ان آیات مقدسہ سے ثابت ہوتا ہے کہ استہزاء کرنا یعنی ٹھٹھا کرنا جاہلوں کا کام ہے اسی لئے دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ کوئی قوم کسی قوم سے نہ ہنسیں پھر فرمایا عورتیں عورتوں سے نہ ہنسیں (مذاق نہ اڑائیں)

افسوس صد افسوس کہ آج کا مسلمان فیشن کے نشہ میں آکر "**اپریل فول**" منانے میں نہ جانے کتنے خرافات کو اکٹھا کرتا ہے اور گناہ کبیر کا مرتکب ہوتا ہے اللہ تعالی ہر مسلمان مرد و عورت کو "**اپریل فول**" منانے سے محفوظ رکھے . آمین
بجاہ سید المرسلین علیه و اٰله افضل الصلوٰة و التسلیم

وعدہ کے خلاف کرنا کیسا ہے؟

"**اپریل فول**" منانے میں وعدہ کے خلاف کیا جاتا ہے یہ بھی ناجائز ہے حدیث شریف میں ہے کہ جب وعدہ کرو تو اس کو پورا کرو۔ (مشکوٰۃ صفحہ ۴۱۴)

اے پیارے مصطفیٰ ﷺ کے غلامو! جب وعدہ کرو تو اس کو پورا بھی کیا کرو کیونکہ وعدہ کو پورا کرنا انبیاء کرام علیہم السلام کی سنت ہے جیسا کہ قرآن مقدس

میں حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کا واقعہ درج ہے کہ ایک مرتبہ کسی مقام پر آپ سے کوئی کہہ گیا تھا کہ آپ یہیں ٹھہرے رہیں جب تک میں واپس نہ آؤں۔ آپ اس جگہ اس کے انتظار میں تین روز ٹھہرے رہے چنانچہ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے ﴿وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِسْمٰعِيْلَ اِنَّهٗ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَكَانَ رَسُوْلاً نَّبِيًّا﴾ اور کتاب (قرآن مقدس) میں اسمٰعیل کو یاد کرو بے شک وہ وعدے کا سچا تھا اور رسول تھا غیب کی خبریں بتانے والا۔ (خزائن العرفان پارہ ۱۶ سورہ مریم ۵۴)

اور حدیث شریف میں حضرت عبداللہ بن ابی الحسماء سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ اعلان نبوت سے پہلے میں نے نبی کریم ﷺ سے خرید وفروخت کیا اور آپ کا کچھ بقایا رہ گیا میں نے وعدہ کیا کہ میں اسی جگہ وہ چیز لاتا ہوں پھر میں بھول گیا تین دن کے بعد مجھے یاد آیا تو حضور انور ﷺ اس جگہ تھے فرمایا کہ تم نے مجھ پر مشقت ڈال دی میں تین دن سے یہاں تمہارا ہی انتظار کر رہا ہوں۔
(رواہ ابوداؤد مشکوۃ صفحہ ۴۱۶ / باب الوعد فصل ثانی)

حضرات محترم! یاد رہے کہ یہ واقعہ اس وقت کا ہے جب اعلان نبوت کا حکم بھی نہیں ہوا تھا تو اس وقت بھی ہمارے نبی ﷺ علیہ وسلم اس طرح وعدے کو پورا فرمایا کرتے تھے کہ تین تین دن تک کسی کا انتظار کیا کرتے ہیں اور قرآن نے فرمایا کہ ان کی مبارک زندگی تمہارے لئے نمونہ عمل ہے لہٰذا ہمیں بھی چاہئے کہ ہم بھی اپنے وعدہ کو پورا کرنے کے لئے اسوقت تک کوشاں رہیں جب تک کوئی شرعی قباحت نہ آئے جیسے کہ وعدہ پورا کرنے کی فکر میں نماز چھوڑ دے یا روزہ چھوڑ دے یا والدین کو ایذا دے نہیں بلکہ ان تمام چیزوں کا لحاظ رکھ کر وعدہ کو پورا کیا جائے جیسا کہ ایک دوسری حدیث پاک حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو کسی شخص سے وعدہ کرے پھر ان میں سے ایک نماز کے وقت تک نہ آئے اور

جانے والا نماز کے لئے چلا جائے تو اس پر کچھ گناہ نہیں۔ (مشکوۃ صفحہ ۴۱۶)

اور اگر کوئی وعدہ کرے اور وعدہ کو پورا کرنے کا ارادہ بھی ہو مگر کسی مجبوری کے سبب پورا نہ کر سکے تو اس پر گناہ نہیں کہ یہ بوجہ مجبوری ہے جیسا کہ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب کوئی شخص اپنے بھائی سے وعدہ کرے اور اس کی نیت پورا کرنے کی ہو پھر (مجبوری کے سبب) پورا نہ کر سکے یعنی وعدہ پر نہ آسکے تو اس پر گناہ نہیں (ایضا)

اللہ تعالیٰ ہر بندۂ مومن مرد عورت کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے اور وعدہ خلافی سے محفوظ فرما کر شریعت مطہرہ کا پابند بنائے۔ آمین

اللھم بدیع السموات والارض ذالجلال والاکرام خالق اللیل والنھار اسئلک ان تصلی وتسلم علی اول خلق الله سیدنا محمد ن المصطفی وعلی اله و صحبه اصوله و فروعه وابنه الغوث الاعظم الجیلانی اجمعین وآخر دعونا ان الحمد لله رب العلمین .

الفقیر تاج محمد قادری واحدی اترولوی غفرلہ

۸ ربیع الآخر ۱۴۳۸ھ مطابق ۷ جنوری ۲۰۱۷ء بروز شنبہ